اردو

ایامِ تشریق

سے متعلق 23 فوائد

تالیف

-حفظہ اللہ-

محمد صالح المنجد

اردو ترجمہ

ممتاز عالم نسیم أحمد مدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ...

یہ ایام تشریق کے بارے میں فوائد وخلاصے کا مجموعہ ہے، ہم اللہ سے دعا گو ہیں کہ وہ اس کے ذریعہ لوگوں کو فائدہ پہونچائے، اور اس مادہ کی تیاری اور نشر میں شرکت اور تعاون کرنے والوں کو بہتر بدلہ عطا کرے۔

محمد صالح المنجد

(۱)یوم النحر کے بعد والے تین دن یعنی گیارہ، بارہ اور تیرہ کو ایام تشریق کہا جاتا ہے، ان دنوں میں حاجیوں کے منی میں قیام کے سبب انہیں ایام منی بھی کہتے ہیں، اسی طرح یہ رمی جمار کے دن بھی کہلاتے ہیں۔

(۲)ان دنوں کا نام ایام تشریق اس لئے پڑا کیوں کہ ان میں ہدی اور قربانی کے گوشت نمک لگا کر سورج کی تپش میں سو کھائے جاتے ہیں، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ تشریق کے معنی گوشت کے ٹکڑے کرنا ہے۔ نیز یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان ایام کو یہ نام دیئے جانے کی وجہ یہ ہے کیونکہ ہدی اور قربانی کے جانور شروق شمس (طلوع آفتاب) تک ذبح نہیں کئے جاتے[1]۔

([1])دیکھئے: النهاية في غريب الحديث ازابن اثیر (۲/ ۴۶۴)،اورالمجموع ازنووی(۶/ ۴۴۲)،اورلسان العرب(۱۰/ ۱۷۶)،اورالمصباح المنير (۱/۳۱۰)۔

(۳) ایام تشریق ہی وہ دن ہیں جن میں حاجی تینوں جمروں یعنی صغرٰی وسطیٰ اور کبری کو زوال کے بعد یکے بعد دیگرے ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے ہوئے سات سات کنکری مارتے ہیں، ویسے کنکری مارنے کا وقت دوسرے دن کی نماز فجر تک وسیع ہوتا ہے۔

حاجی پہلے اور دوسرے دن کنکری مارے گا اس طرح سے حج کے واجبات ختم ہو جائیں گے لیکن تیسرے دن کنکری مارنے کے لئے رکنا افضل ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا، فرمان باری تعالی ہے: ﴿فَمَن تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَن تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ لِمَنِ اتَّقَىٰ ۗ﴾ [البقرة:۲۰۳]۔

(۴) حجاج گیارہ اور بارہ کی راتیں منی میں گذاریں گے جو کہ واجبات حج میں سے ہیں اور جو افضل پر عمل کر کے تیرہویں کو بھی رکنا

چاہے رک سکتا ہے، مگر جلدی کرنے والے کو اس رات کے منی میں نہ گذارنے کی بھی اجازت ہے۔

(۵) ایام تشریق ہی وہ ایام معدودات ہیں جن کا تذکرہ فرمان باری تعالی: ﴿وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ﴾ [البقرة:۲۰۳] ہے، ابن عباس عطاء اور مجاہد وغیرہ کہتے ہیں کہ: ان سے مراد ((ایام تشریق))(1) ہیں، اورانہیں کو قلت کے سبب ایام ((معدودات)) کہا جاتا ہے۔

(۶) ایام تشریق میں سب سے افضل دن ان میں سے پہلا دن ہے، جیساکہ حدیث میں ہے کہ: ((اللہ کے نزدیک سب سے عظیم دن یوم النحر ہے پھر یوم القر))(2)۔

---

(1) دیکھئے: ((تفسیر طبری)) (549/3)۔

(۲) أبوداود (1765)، البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اور "یوم القر" ایام تشریق کے پہلے دن کو کہا جاتا ہے، یعنی وہ دن جو یوم النحر کے بعد آتا ہے، اس کا یہ نام اس لئے پڑا کیونکہ لوگ اس دن طواف افاضہ اور قربانی سے فراغت کے بعد منی میں ٹھہر کر آرام کرنے لگ جاتے ہیں، اور ان میں منی سے نکلنا جائز نہیں ہے۔

(۷) ایام تشریق عید کے دن ہیں؛ لہذا یہ کھانے پینے اور اللہ کو یاد کرنے اور مسرت وشادمانی کے اظہار اور صلہ رحمی کے دن ہیں۔

حدیث میں ہے کہ : ((ایام تشریق کھانے پینے اور اللہ کے ذکر کے دن ہیں))[1]۔

اور ایک دوسری حدیث میں ہے: ((یوم عرفہ یوم نحر اور ایام تشریق ہم مسلمانوں کے لئے عید کے دن ہیں اور یہ کھانے پانی کے ایام ہیں))[2]، ان میں عورتوں کے لئے دف بجا کر خوشی منانا جائز ہے۔

---

(1) مسلم (1141)۔

(2) أبوداود (2419)، ترمذی (773)، البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

(۸)ایام تشریق عید کے دن ہیں، لہذا ان میں روزے رکھنا جائز نہیں نبی ﷺ نے ان کے روزوں سے منع فرمایا ہے[1]۔

(۹)جمہور اہل علم کے نزدیک ان دنوں کے روزے منع ہیں چاہے روزہ نفلی ہو یا قضاء یا نذر کے روزے ہوں اور ان ایام میں رکھے گئے روزے ممانعت کی وجہ سے باطل قرار پائیں گے۔

(۱۰)ایام تشریق میں روزے کی اجازت صرف اور صرف اس متمتع یا قارن حاجی کے لئے ہے جسے ہدی کا جانور نہ مل سکے، جیسا کہ عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے[2]۔

(۱۱)ان ایام میں کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر مستحب ہے، یاد رہے کہ ان ایام میں اللہ کے ذکر کی کئی قسمیں ہیں، جیسے:

---

(1) أحمد (16081)، اور البانی نے اسے "صحیح الجامع" (7355) میں صحیح قرار دیا ہے۔

(2) بخاری (1998)۔

فرض نمازون کے بعد تکبیر مقید: جو کہ غیر حاجی کے لیے عرفہ کے دن نماز فجر سے شروع ہوتا ہے اور تیسرے ایام تشریق کی نماز عصر کے بعد تک جاری رہتا ہے، جبکہ حاجیوں کے لئے قربانی کے دن نماز ظہر سے ان کا اہتمام مسنون ہے۔

امام احمد نے اس بارے میں صحابہ سے اجماع نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ عمر، علی ،ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کا عمل ہے[1]۔

اور عکرمہ فرمان باری تعالی : ﴿وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ﴾ [البقرة:٢٠٣] کے سلسلے میں کہتے ہیں کہ : ((اس سے مراد ایام تشریق میں فرض نمازوں کے بعد تکبیر کہنا ہے))[2]۔

---

(١) دیکھئے: ((فتح الباری از ابن رجب)) (124/6)۔

(٢) تفسير ابن كثير (١/٥٦٠) ۔

(۱۲)ان ایام میں مستحب اذکار میں سے **تکبیر مطلق** بھی ہے، جو کہ پورے عشرہ ذی الحجہ اور تشریق کے تمام دنوں میں مسنون ہے، یہ تشریق کے آخری دن ختم ہوں گے،انہیں مسلمان تمام اوقات و احوال اور اماکن میں رات، دن، راستے، بازار ،مساجد، گھروں اور کاروبار کی جگہوں نیز ہر اس جگہ جہاں اللہ کا ذکر جائز ہو کھڑے ہو کر، بیٹھے ہوئے ،لیٹ کر، سوار ،پیدل ہر حال میں باواز بلند کہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ منی میں اپنے قبہ میں رہتے ہوئے تکبیر کہتے تھے جسے مسجد میں موجود لوگ سن کر وہ بھی تکبیر کہنے لگتے ،اور پھر بازار والے بھی تکبیر کہتے یہاں تک کہ منی کا میدان تکبیر کی آواز سے گونج اٹھتا تھا، اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ منی میں ان تمام دنوں کے اندر نمازوں کے بعد اپنے بستر پر اور اپنے خیمے میں، اپنی مجلس اور اپنے راستے میں تکبیر پکارا کرتے تھے۔

(۱۳) تکبیر مطلق و مقید کے سلسلے میں دلیل وہ متنوع آثار ہیں جو صحابہ اور سلف سے وارد ہیں۔

آثار میں وارد تکبیر کے صیغوں میں: ((اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، لاإلہ إلا اللہ واللہ أکبر، اللہ اکبر، وللہ الحمد)) سب سے مشہور صیغہ ہے واضح رہے کہ اس سلسلے میں وسعت ہے۔

(۱۴) مسلمان بندے کو چاہئے کہ وہ تکبیر کہتے ہوئے یہ بات ذہن نشین رکھے کہ اللہ تعالی تمام چیزوں سے بڑا ہے، لہذا وہ اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر کسی چیز کو مقدم نہ کرے، نہ ہی گھروں میں، نہ ہی بازاروں میں، نہ کاروبار میں، اور نہ ہی جھگڑے کی صورت میں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ کہتے ہیں کہ :((تکبیر بڑے مقامات پر اس لئے مشروع ہے تاکہ یہ معلوم ہو کہ اللہ تعالی سب سے بڑا ہے، اور اس طرح تمام بڑے معاملات و مقامات میں دلوں کے اندر اس کی بڑائی مسلط ہو جائے، دین پورا کا پورا اللہ کے لئے ہو جائے، اور بندے اس کی بڑائی بیان کرنے والے ہو جائیں، واضح رہے کہ اس سے انہیں دو دو مقاصد حاصل ہوں گے: پہلا مقصد: دلوں میں اللہ کی تکبیر کے ذریعہ عبادت کا مقصد، اور دوسرا مقصد اس کی بڑائی کے لئے تمام مطالب کی بجاوری سے استعانت کا مقصد[1]۔

(۱۵) ان ایام میں مستحب ذکر میں سے مطلق طور پر اللہ کا ذکر کرنا بھی ہے، لہذا ان ایام میں کثرت سے اللہ کا ذکر مستحب ہے، جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے: ﴿فَإِذَا قَضَيْتُم مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ

(1) مجموع الفتاوی (24/ 229)، باختصار۔

كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا﴾ [البقرة:200] یعنی تکبیر و تحدید اور اللہ کی حمد و ثنا کے ذریعہ۔

(۱۶) بعض سلف نے ایام تشریق میں حاجی کے لیے: ﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ [البقرة: ۲۰۱] کے ذریعہ کثرت سے دعا کو مستحب قرار دیا ہے[1]۔

(۱۷) یہ دعاء دنیا اور آخرت کی بھلائی کے لئے جامع ترین دعاؤں میں سے ہے، نبی ﷺ اسے کثرت سے پڑھا کرتے تھے، جیسا کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی زیادہ تر دعاء: ((اللهم ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار)) ہوا کرتی تھی، اور انس رضی اللہ عنہ جب کوئی دعاء

([1]) دیکھئے: ((لطائف المعارف)) (ص290)، الدر المنثور (560/1)۔

کرنا چاہتے تھے تو اس کے ذریعہ دعاء کرتے تھے، لہذا جب بھی وہ کوئی دعا کرتے تھے تو اس میں یہ دعا ضرور ہوتی تھی[1]۔

(۱۸) ان ایام میں مستحب ذکر میں سے ہدی واضاحی کے ذبح کرتے وقت " بسم اللہ "اور" اللہ اکبر " کہتے ہوئے اللہ کا ذکر کرنا بھی ہے۔

قربانی کا وقت نماز عید کے بعد سے آخری ایام تشریق یعنی ان میں سے تیسرے دن کے سورج غروب ہونے تک ہوتا ہے، یعنی **ایام نحر** چار ہیں: عید کا دن اور اس کے بعد کے تین دن۔

(۱۹) ان ایام میں -جو کہ کھانے پینے کے دن ہیں- ان میں مستحب ذکر میں سے کھانے پینے پر اللہ کا ذکر کرنا بھی ہے، بایں طور کہ شروع میں "بسم اللہ" کہا جائے اور آخر میں "الحمدللہ"۔

---

(1) بخاری (6389) اور مسلم (2690)۔

حدیث میں ہے کہ: ((بے شک اللہ بندے سے اس بات پر خوش ہوتا ہے کہ جب وہ کھانا کھائے یا پانی پیئے تو اس پر اللہ کی تعریف کرے یعنی "الحمدللہ" کہے))[1]۔

(۲۰) کھانے پینے سے فراغت کے بعد وارد شدہ حمد کے صیغوں میں سے درج ذیل صیغے بھی ہیں:

- ((أحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه غير مكفي ولا مودع ولا مستغنى عنه ربنا))[2]۔
- ((الحمدلله الذي أطعمني هذا ورزقني من غير حول مني ولا قوة))[3]۔
- ((الحمدلله الذي أطعم و سقى ،وسوغه وجعل له مخرجا))[1]۔

---

(1) مسلم (2734)۔

(2) بخاری (5458)۔

(3) ترمذی (3458)، ابن ماجہ (3285) البانی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔۔

(۲۱)حجاج کرام کا ان دنوں میں جمرات کو کنکریاں مارنے کے ساتھ اللہ کو یاد کرتے ہوئے تکبیر کہنا ان دنوں کا پسندیدہ ذکر ہے، حدیث میں ہے کہ :((بیشک بیت اللہ کا طواف، صفا ومروہ کی سعی، اور جمرات کو کنکریاں مارنا اللہ کے ذکر کے لیے بنائے گئے ہیں))[2] ۔

(۲۲)ایام تشریق اللہ کے ذکر اور کھانے پینے کے دن ہیں، اسی وجہ سے ان دنوں میں مسلمانوں کے لیے کھانے پینے کے سبب بدن کی نعمت اور اللہ کے ذکر وشکر کے سبب دل کی نعمت دنوں ہی یکجا ہو کر، نعمتیں پوری ہو جاتی ہیں، اور جب بھی وہ نعمت پر شکر کرتے ہیں، ان

---

(1)أبوداود(3851) ، البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

(۲)اسے ابوداؤد نے(۱۸۸۸) نے روایت کیا ہے اور اسے مرفوعاً اور موقوفا روایت کیا گیا ہے ہے لیکن البانی نے ضعیف کہا ہے۔

کی شکر گذاری دوسری نعمت کی جانب راہ ہوتی ہے اور دوسری شکر گذاری کا موقع میسر ہوگا اور یوں شکر کا سلسلہ کبھی بھی ختم نہ ہوگا(1)۔

(۲۳)نعمت کے شکر کی تکمیل یہ ہے کہ اسے طاعات میں استعمال کیا جائے اور اس کے اللہ کی نافرمانی میں استعمال سے بچا جائے، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ: ((ایام تشریق کھانے پینے اور اللہ کے ذکر کے دن ہیں))(2)۔

اس میں ((اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عید کے دن کھانا پینا گویا اللہ کے ذکر اور اس کی فرماں برداری پر استعانت کی خاطر ہے اور نعمت کے شکر کی تکمیل یہی ہے کہ اس سے طاعات پر استعانت کی جائے اور اللہ نے اپنے کتاب میں پاکیزہ چیزوں کے کھانے اور اپنی شکر گذاری کا حکم دیا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ

(1)لطائف المعارف (ص 291)۔

(2)مسلم (1141)۔

إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ﴾[البقرة:172]۔اس لئے جو اللہ کی نعمتوں کے ذریعہ اللہ کی نافرمانی کرے گا، وہ اللہ کے نعمتوں کی ناشکری کرنے والا ہے! اور اس طرح اس کے چھن جانے کا ڈر ہے))[1]۔

(1) لطائف المعارف (ص 291) مع اضافہ۔

اللہ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں بھلائی کے موسم کو غنیمت جاننے کی توفیق دے اور اپنے ذکر و شکر اور حسن عبادت پر ہماری مدد فرمائے۔

تمام قسم کی تعریفیں اللہ تعالی کے لئے ہیں۔

للتواصل والاستفسار:

0505500694

للمساهمة في أنشطة الجمعية:

الحساب العام لدى مصرف الراجحي:

SA59 80000 468608010140007

نرجو إشعارنا بعد التحويل برسالة و اتساب